مقتلِ ابی مخنف وقیام مختار
محمد علی بک ایجنسی
جامع مسجد و امامبارگاہ امام الصادقؑ G-9/2
اسلام آباد فون نمبر 0333-5121442

مقتلِ ابی مخنف

وقیام مختار

ترجمہ

سیّد تبشّر الرضا کاظمی

محمد علی بک ایجنسی

جامع مسجد وامامبارگاہ امام الصادق G-9/2

اسلام آباد۔فون 0333-5121442

نام کتاب	:	مقتل ابی مخنف وقیام مختار
مترجم	:	سید تبشر الرضا کاظمی
کمپوزنگ	:	الفا کمپوزنگ پوائنٹ گوالمنڈی، راولپنڈی
طباعت	:	اسد پرنٹنگ پریس راولپنڈی
بار چہارم	:	مارچ 2004ء
تعداد	:	ایک ہزار
قیمت	:	100 روپے

ملنے کا پتہ

محمد علی بک ایجنسی

جامع مسجد و امام بارگاہ امام الصادق G-9/2

اسلام آباد۔ فون 0333-5121442

یہودیوں کے سردار راس الجالوت کا دربار یزید میں مسلمان ہونا اور شہادت پانا

یہودیوں کا سردار راس الجالوت جب یزید کے دربار میں پہنچا تو یزید کے سامنے سید الشہداءؑ کا سر دیکھا۔ پوچھا۔ اے خلیفہ! یہ کس کا سر ہے؟۔ یزید نے کہا یہ سر حسینؑ ہے۔ پھر پوچھا۔ ان کی والدہ کا کیا نام ہے؟ یزید نے جواب دیا۔ ان کی والدہ پیغمبرؐ کی بیٹی فاطمہ تھی۔ پوچھا۔ انہیں کس جرم میں قتل کیا ہے؟ یزید نے جواب دیا۔ اہل عراق نے انہیں خط لکھ کر وہاں آنے کی دعوت دی۔ کہ آیئے ہم آپ کو اپنا خلیفہ بنائیں گے۔ (یہ دیکھ کر) میرے مقرر کردہ حاکم عبید اللہ بن زیاد نے انہیں قتل کر دیا''۔

یہ سن کر راس الجالوت کہنے لگا۔ ''وہ جو رسولؐ اللہ کی بیٹی کا فرزند ہے اس سے زیادہ خلافت کا حق دار اور کون ہے۔ یہ تم کیا کفر بکتے ہو؟ اے یزید تو جان لے کہ میرے اور حضرت داؤدؑ (پیغمبرؑ) کے درمیان ایک سو تین پشت کا فاصلہ ہے اس کے باوجود یہودی میری تعظیم کرتے ہیں۔ میری مرضی کے بغیر شادی بیاہ نہیں کرتے۔ میرے قدموں کی مٹی اٹھا کر اس کو تبرک سمجھ کر رکھتے ہیں اور تم ایسے ہو کہ کل پیغمبرؐ تمہارے درمیان تھے اور آج اس کے فرزند کو جنگ کر کے قتل کر دیا۔ تمہارے اوپر ہلاکت اور بربادی ہو''۔ یزید بولا۔ اگر پیغمبر اکرمؐ کا یہ قول میں نے سنا ہوتا کہ اگر کوئی ایسے شخص کو قتل کرے کہ جس کا اسلام (مسلمانوں) کے ساتھ کوئی معاہدہ یا عہد و پیمان ہوا ہو تو روز قیامت میں اس (قاتل) کا دشمن ہوں گا۔ تو میں تجھے اس جسارت کے ساتھ معترض ہونے پر قتل کر دیتا''۔ یہ سن کر راس الجالوت بولا۔ ''اے یزید! عہد و پیمان والے شخص کے قاتل کے تو پیغمبرؐ دشمن ہوں گے اور جس شخص نے ان کے بیٹے کو قتل کر دیا ہو اس کے دشمن نہ ہوں گے؟''۔ اس کے بعد راس الجالوت نے سید الشہداءؑ کے سر کو مخاطب کر کے کہا۔ ''اے ابا عبد اللہ! اپنے جد کے سامنے میرے گواہ بننا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا وحدہ لاشریک

ہے اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کی عبد اور پیغمبرؐ ہیں"۔ یزید بولا۔ "اب تو اپنے دین سے خارج ہوگیا ہے اور دین اسلام میں داخل ہوگیا ہے۔ اب میں تجھ سے بری الذمہ ہوں او تجھ سے بیزار ہوں۔ پھر اس کے قتل کا حکم دیا۔

مسیحیوں کے سردار کا مسلمان ہونا اور دربار یزید میں شہادت پانا

اس وقت ایک بوڑھا آدمی جاثلیق جو عیسائیوں کا بڑا پادری تھا دربار یزید میں پہنچا۔ امام حسین علیہ السلام کے سر کو دیکھا تو بولا۔ "اے خلیفہ! یہ کیا ہے؟"۔ یزید نے جواب دیا "یہ حسینؑ ابن علیؑ کا سر ہے جس کی ماں فاطمہ زہراؑ ہے جو رسول اللہ کی بیٹی ہے"۔ جاثلیق نے پوچھا۔ "ان کو کس جرم میں قتل کیا ہے؟"۔ یزید نے جواب دیا۔ "اہل عراق نے انہیں خلیفہ بنانے کے لیے دعوت دی۔ میرے عامل عبید اللہ بن زیاد نے انہیں قتل کر کے سر میرے پاس بھیج دیا ہے"۔ جاثلیق نے کہا"۔ میں اپنے کمرے میں سو رہا تھا کہ میں نے ایک زور کی چیخ کی آواز سنی۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جواں مرد جو مثل آفتاب روشن ہے اس کے ہمراہ آسمان سے چند اور لوگ بھی نازل ہوئے ہیں۔ میں نے ان میں سے ایک سے پوچھا۔ "یہ کون ہیں؟"۔ جواب ملا۔ "پیغمبر اکرمؐ ہیں جنہیں فرشتے ان کے بیٹے حسین کی تعزیت پیش کر رہے ہیں"۔ اس کے بعد جاثلیق نے یزید سے کہا۔ "تجھ پر لعنت ہو اس سر کو فوراً اپنے سامنے سے اٹھوا دے ورنہ خدا تجھے ہلاک کر دے گا"۔ یزید نے کہا۔ "تو یہ پریشان اور جھوٹے خواب سنانے کے لیے آیا ہے؟ اے میرے غلاموں اسے پکڑ لو"۔ غلاموں نے اسے گھسیٹتے ہوئے یزید کے پاس لا کر ڈال دیا۔ یزید نے اسے مارنے پیٹنے کا حکم دیا۔ چنانچہ غلاموں نے اسے بری طرح مارا۔ جاثلیق نے اپنا رخ سر حسین علیہ السلام کی طرف کیا اور چلایا۔ "اے ابا عبد اللہؑ! میرے لیے اپنے جد کے پاس گواہ بننا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا وحدہ لاشریک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسولؐ ہیں"۔ یہ سن کر یزید غضبناک ہوا اور کہا۔ "اس کی روح اس کے بدن سے جدا کر دو"۔ جاثلیق بولا۔ "اے یزید لعین! تو مجھے مار یا نہ مار یہ پیغمبر اکرمؐ میرے سامنے کھڑے ہیں۔ نورانی قمیص اور نورانی تاج ان کے ہاتھ میں ہے اور فرماتے ہیں کہ میرے اور تمہارے درمیان اب کوئی فاصلہ باقی

نہیں ہے۔ یہ نورانی قمیص اور تاج پہن لے۔ لیکن دنیا کو خیر باد کہہ دے اس کے بعد بہشت میں میرے ہمراہ ہوگا"۔ اس وقت جاثلیق نے یزید کے ہاتھوں شہادت پائی (اس پر خدا کی رحمت ہو)

قصر یزید سے ایک لڑکی کا اعتراض

سہل روایت کرتا ہے کہ ایک چھوٹی بچی یزید کے محل سے باہر آئی۔ اس نے دیکھا کہ یزید لعین چھڑی دندان مبارک امام حسین علیہ السلام پر مارتا ہے۔ لڑکی بولی۔ "اے یزید! خدا تیرے ہاتھ پاؤں قطع کرے تو ان دانتوں پر چھڑی مار رہا ہے جن کو رسولؐ اللہ اکثر بوسہ دیا کرتے تھے"۔ یزید نے لڑکی سے کہا۔ "تو یہ کیا بات کرتی ہے خدا تیرا سر جدا کرے۔" لڑکی بولی۔ "اے یزید سن! میں خواب اور بیداری کی حالت میں تھی کہ میں نے دیکھا کہ وہ جوان کے لباس سبز تھے ایک سیڑھی سے آسمان سے زمین پر تشریف لائے۔ ان کے لئے بہشتی زبرجد کا فرش بچھا ہوا تھا۔ اس فرش سے نورانی شعاعیں مشرق تا مغرب پھیلی ہوئی تھیں۔ اچانک میں نے دیکھا کہ ایک بلند قامت اور خوبصورت مرد آ کر اس فرش کے درمیان بیٹھ گیا اور پکارنے لگا۔ "اے میرے پدر آدم! نیچے آئیں"۔ میں نے دیکھا ایک سفید رنگ کا بلند قیامت مرد نیچے اترا۔ اس کے بعد پکارے۔ "اے پدر سامؑ! نیچے آئیں"۔ وہ بھی اتر آئے۔ اس کے بعد پکارے۔ "اے میرے پدر ابراہیمؑ! نیچے آیئے"۔ وہ نیچے آ گئے۔ اس کے بعد پکارے۔ "اے میرے پدر اسمعیلؑ! نیچے آئیں"۔ وہ بھی آ گئے۔ اس کے بعد پکارے۔ "اے برادر موسیٰؑ! نیچے آئیں"۔ وہ بھی آ گئے۔ اس کے بعد پکارے۔ "اے برادر عیسیٰؑ! نیچے آئیں"۔ وہ بھی آ گئے۔ پھر میں نے دیکھا کہ ایک مستور جس کے بال پریشان ہیں کھڑی ہیں اور پکارتی ہیں۔ "اے حوا نیچے آئیں اور میری ماں خدیجہ نیچے آئیں۔ اے میری ماں ہاجر نیچے آئیں۔ اے بہن سارہ نیچے آئیں اور اے بہن مریم نیچے آئیں۔ اس وقت میں نے فضا میں ہاتف کی آواز سنی۔ یہ فاطمہ زہراؑ دختر محمد مصطفیٰؐ زوجہ علی مرتضیٰؑ اور مادر سید الشہداءؑ مقتول کربلا ہیں"۔ اس کے بعد حضرت فاطمہ زہراؑ پکاریں۔ "اے پدر بزرگوار کیا آپ نہیں